حضرت بانی جماعت احمدیہ
کی طرف سے دعوت

اور

آپ کی صداقت پر
ایک قرآنی دلیل

جلال الدین شمس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم
نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِیّ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

دعوت

حضرت مرزا غلام احمد بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب اربعین (1900ء) میں فرماتے ہیں:-

''سواب میں بکمال ادب وانکسار حضرات علماء مسلمانان وعلماء عیسائیان و پنڈتاں ہندوؤں وآریاں کو یہ اشتہار بھیجتا ہوں اور اطلاع دیتا ہوں کہ میں اخلاقی واعتقادی وایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ اور میرا قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہے۔ انہی معنوں سے میں مسیح موعود کہلاتا ہوں کیونکہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ محض فوق العادت نشانوں اور پاک تعلیم کے ذریعہ سے سچائی کو دنیا میں پھیلاؤں۔ میں اس بات کا مخالف ہوں کہ دین کیلئے تلوار اٹھائی جائے اور مذہب کے لئے خدا کے بندوں کے خون کئے جائیں اور میں مامور ہوں کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے ان تمام غلطیوں کو مسلمانوں میں سے دور کر دوں اور پاک اخلاق اور بردباری اور علم اور انصاف اور راستبازی کی راہوں کی طرف ان کو بلاؤں۔ میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے۔ اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔

میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس

کے پاس آج دنیا میں سے سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہو گا۔ میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ ان کی تاریکی اور تنگ گزرانی پر میری جان گھٹی جاتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہران کو اتنے ملیں کہ ان کے دامن استعداد پر ہو جائیں۔

ظاہر ہے کہ ہر ایک چیز اپنے نوع سے محبت کرتی ہے یہانتک کہ چیونٹیاں بھی اگر کوئی خودغرضی حائل نہ ہو۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے اس کا فرض ہے کہ سب سے زیادہ محبت کرے۔ سو میں نوع انسان سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔ ہاں ان کی بدعملیوں اور ہر ایک قسم کے ظلم اور فسوق اور بغاوت کا دشمن ہوں کسی کی ذات کا دشمن نہیں۔ اس لئے وہ خزانہ جو مجھے ملا ہے جو بہشت کے تمام خزانوں اور نعمتوں کی کنجی ہے وہ جوش و محبت سے نوع انسان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اور یہ امر کہ وہ مال جو مجھے ملا ہے وہ حقیقت میں از قسم ہیرا اور سونا اور چاندی ہے۔ کوئی کھوٹی چیزیں نہیں ہیں بڑی آسانی سے دریافت ہوسکتا ہے اور وہ یہ کہ ان تمام دراہم اور دینار اور جواہرات پر سلطانی سکّہ کا نشان ہے یعنی آسمانی گواہیاں میرے پاس ہیں جو کسی دوسرے کے پاس نہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے کہ تمام دینوں میں سے دین اسلام ہی سچا ہے۔ مجھے فرمایا گیا ہے کہ تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی صحت کامل درجہ پر اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے۔ مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پُر حکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانے والا صرف حضرت سیدنا مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اسکی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حَکَم

ہوں۔ یہ جو میرا نام مسیح اور مہدی رکھا گیا ان دونوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشرف فرمایا اور پھر خدا نے اپنے بلا واسطہ مکالمہ سے یہی میرا نام رکھا اور پھر زمانہ کی حالت موجودہ نے تقاضا کیا کہ یہی میرا نام ہو۔ غرض میرے ناموں پر یہ تین گواہ ہیں۔ میرا خدا جو آسمان اور زمین کا مالک ہے میں اس کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور وہ اپنے نشانوں سے میری گواہی دیتا ہے۔ اگر آسمانی نشانوں میں کوئی میرا مقابلہ کر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر دعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی میرے برابر اُتر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر قرآن کے نکات اور معارف بیان کرنے میں کوئی میرا ہم پلّہ ٹھہر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر غیب کی پوشیدہ باتیں اور اسرار جو خدا کی اقتداری قوّت کے ساتھ پیش از وقت مجھ سے ظاہر ہوتے ہیں ان میں کوئی میری برابری کر سکے تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ اب کہاں ہیں وہ پادری صاحبان جو کہتے تھے نعوذ باللہ حضرت سیدنا و سید الورے محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کوئی پیشگوئی یا اور کوئی امر خوارق عادت ظہور میں نہیں آیا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ زمین پر وہ ایک ہی انسان کامل گزرا ہے جس کی پیشگوئیاں اور دعائیں قبول ہونا اور دوسرے خوارق ظہور میں آنا ایک ایسا امر ہے جو اب تک امت کے سچے پیروؤں کے ذریعہ سے دریا کی طرح موجیں مار رہا ہے۔ بجُز اسلام وہ مذہب کہاں اور کدھر ہے جو یہ خصلت اور طاقت اپنے اندر رکھتا ہے اور وہ لوگ کہاں اور کس ملک میں رہتے ہیں جو اسلامی برکات اور نشانوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اگر انسان صرف ایسے مذہب کا پیرو ہو جس میں آسمانی روح کی کوئی ملاوٹ نہیں تو وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ مذہب وہی مذہب ہے جو زندہ مذہب ہو اور زندگی کی روح اپنے اندر رکھتا ہو اور زندہ خدا سے ملاتا ہو۔ اور میں صرف یہی دعویٰ نہیں کرتا کہ خدا تعالیٰ کی پاک وحی سے غیب کی باتیں میرے پر کھلتی ہیں اور خارق عادت عمل ظاہر ہوتے ہیں بلکہ یہ بھی کہتا ہوں کہ جو شخص دل کو پاک کر کے اور خدا اور اس کے رسول سے سچی محبت رکھ کر میری پیروی کریگا وہ بھی خدا تعالیٰ سے یہ نعمت پائے گا۔ مگر یاد

رکھو کہ تمام مخالفوں کے لئے یہ دروازہ بند ہے اور اگر دروازہ بند نہیں ہے تو کوئی آسمانی نشانوں میں مجھ سے مقابلہ کرے اور یاد رکھیں کہ ہرگز نہیں کرسکیں گے۔ پس یہ اسلامی حقیقت اور میری حقانیت کی ایک زندہ دلیل ہے۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

المشتھر
مرزا غلام احمد مسیح موعود
از قادیان

23 جولائی 1900ء (منقول از اربعین حصہ اول)

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کی صداقت پر ایک قرآنی دلیل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں دعوت پیش کرنے کے بعد میں اب ایک دلیل صداقت قرآن مجید سے آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ. لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ. ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ . فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ. یعنی اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف سے جھوٹی باتیں منسوب کرتے یعنی دعویٰ (حاشیہ یہی دلیل حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب اربعین نمبر 3 میں اپنی صداقت ثابت کرنے کیلئے پیش فرمائی ہے۔ شمسؔ) وحی میں جھوٹے ہوتے تو ہم انہیں دائیں بازو سے پکڑ کر ان کی شاہرگ کاٹ دیتے اور ہمیں ایسا کرنے سے تم میں سے کوئی یا دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی تھی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک اصل بیان فرمایا ہے کہ جیسے گورنمنٹوں کے خلاف ایجی ٹیشن اور بغاوت پھیلانے والے پکڑے جاتے ہیں اور انہیں سزا دی جاتی ہے اس طرح جو شخص خدا پر جھوٹ باندھتا

ہے اور کہتا ہے کہ مجھے یہ باتیں خدا نے بتائی ہیں حالانکہ خدا نے اس سے کوئی بات نہ کہی ہو تو ایسے شخص کو سزا یہ ہے کہ وہ قتل کیا جاتا ہے۔ تباہ ہوتا ہے اور اس کا سلسلہ کبھی ترقی نہیں پاتا۔ اس اصل کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ پرکھا جا سکتا ہے۔ آپ نے تیس سال تک متواتر اپنے الہامات شائع کئے اور فرمایا مجھے یہ کلمات وحی کئے گئے ہیں۔ پس اگر آپ جھوٹے ہوتے تو چاہئے تھا کہ مذکور بالا اصل کے ماتحت آپ قتل کئے جاتے۔ تباہ کئے جاتے اور آپ کا سلسلہ ٹوٹ جاتا اور آپ اپنے مدعا میں کامیاب نہ ہوتے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَىٰ** یعنی جو شخص خدا پر افتراء باندھتا ہے وہ ہمیشہ ناکام ہوتا ہے اور کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ لیکن آپ کامیاب ہوئے۔ علاوہ اس کے اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ کیا تھا **یَعْصِمُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ وَ اِنْ لَمْ یَعْصِمْکَ النَّاسُ** یعنی اگر لوگ تجھے نہ بچائیں لیکن خدا تجھے ضرور بچائے گا اور کوئی شخص تجھے قتل نہیں کر سکے گا۔ پس اس وعدہ کے بعد جب آپ نے دعویٰ کیا تو آپ کے ہلاک و تباہ کرنے کے منصوبے کئے گئے۔ آپ کے خلاف خون کے جھوٹے مقدمات بنائے گئے۔ کفر اور قتل کے فتوے لکھے گئے۔ قتل کرنے کیلئے خفیہ طور پر آدمی بھیجے گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی۔ آپ نے کس تحدّی اور کس وثوق اور یقین سے فرمایا:-

> ''میرے پر ایسی رات کوئی کم گذرتی ہے جس میں مجھے تسلی نہیں دی جاتی کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور میری آسمانی فوجیں تیرے ساتھ ہیں۔ اگرچہ جو لوگ دل کے پاک ہیں مرنے کے بعد خدا کو دیکھیں گے۔ لیکن مجھے اُسی کے منہ کی قسم ہے کہ میں اب بھی اس کو دیکھ رہا ہوں۔ دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے اس کا نتیجہ بجز اسکے کچھ نہیں کہ وہ قارون اور یہودا اسکریوطی اور ابو جہل کے نصیب سے کچھ لینا چاہتا ہے'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 13)

کیا یہ عجیب بات نہیں کہ بڑے بڑے مدعیان علم وقُرب الٰہی نے آپ کے خلاف یہ شور بلند کیا کہ نعوذ باللہ یہ کذاب ہے مفتری ہے اور خدا تعالیٰ اس کا دشمن ہے اور وہ جلد اس کو تباہ کر دے گا۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ اگر خدا تعالیٰ نے اپنے قانون مذکورہ بالا کے خلاف آپ کو قتل اور غارت ہونے سے بچا لیا تھا تو کامیاب نہ ہونے دیا ہوتا کہ اس سے بھی مخالفین کے کچھ آنسو پونچھ سکتے تھے اور ان کو آپ کی صداقت میں شبہات پیدا کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ موقع مل سکتا تھا۔ لیکن اس قادر نے نہ صرف یہ کہ آپکو ہلاک و تباہ ہونے سے بچایا بلکہ مظفر و منصور اور بامراد و کامیاب بھی فرمایا۔ جیسا کہ مخالفوں نے آپ کے ہلاک و برباد ہو جانے کا غلغلہ بلند کر رکھا تھا۔ واقعی ایسا ہی ہوتا اگر مخالفین کے دعویٰ کے مطابق خدا تعالیٰ بھی آپ کا دشمن ہوتا۔

یہ صحیح ہے کہ مخالف مدعیان علم و فضل تو واقعی آپ کے دشمن تھے۔ آریہ سماجی۔ سناتن دھرمی۔ عیسائی وغیرہ بھی یقیناً دشمن تھے اور بہر کیف آپکی تخریب کے درپے اور آپکی ہلاکت و تباہی کے خواہاں لیکن یہ سراسر غلط ہے کہ خدا تعالیٰ بھی آپ کا دشمن تھا۔ اگر خدا تعالیٰ بھی آپکا دشمن ہوتا تو اور دشمنوں کی دشمنی کی ضرورت ہی نہ تھی۔ اُسی کی دشمنی آپ کی تباہی و بربادی کیلئے کافی تھی مگر چونکہ وہ آپ کا دشمن نہیں بلکہ یقیناً یقیناً آپ کا دوست اور آپ کا حافظ و ناصر تھا۔ اس لئے تمام مخالفین کی مجموعی مخالفت بھی آپ کا کچھ بگاڑ نہ سکی اور آپ کامیابی پر کامیابی پاتے چلے گئے۔ آپکے دشمن تو یہ کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ اس شخص کا دشمن ہے لیکن آپ نے اس کے مقابل میں شائع فرما دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے حق میں تمہاری بددعائیں بھی نہ سنے گا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:-

> ’’اے لوگو! یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر تک میرے ساتھ وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا۔ اور نہیں رُکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کر لے‘‘

اور فرمایا:-

''ٹھٹھا کرو جس قدر چاہو۔ گالیاں دو جس قدر چاہو اور ایذا اور تکلیف دہی کے منصوبے سوچو جس قدر چاہو۔ اور میرے استیصال کے لئے ہر قسم کی تدبیریں اور مکر سوچو جس قدر چاہو۔ پھر یاد رکھو کہ عنقریب خدا تمہیں دکھلا دے گا کہ اس کا ہاتھ غالب ہے'' (اربعین نمبر 3)

کیا یہ عجیب بات نہیں کہ مخالفوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ ان کا دوست اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دشمن تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان کی دعائیں نہ سنیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ترقی پر ترقی عطا فرمائی اور آپ کی جماعت میں برکت ڈالی۔ پھر حضرت اقدس نے اپنی سچائی کے ثابت کرنے کیلئے خود اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اگر میں تیری نظر میں سچا نہیں تو مجھے ہلاک و تباہ کر دے۔ چنانچہ آپ اپنی کتاب حقیقۃ المہدی میں فرماتے ہیں

اے قدیر و خالق ارض و سما
اے رحیم و مہربان و رہنما
اے کہ میداری تو بر دلہا نظر
اے کہ از تو نیست چیزے مستتر
گر تو مے بینی مرا پُر فسق و شر
گر تو دیداستی کہ ہستم بدگہر
پارہ پارہ کن من بدکار را
شاد کن ایں زمرۂ اغیار را
بر دلِ شاں ابرِ رحمتہا ببار
ہر مرادِ شاں بفضلِ خود برار
آتش افشاں بر درو دیوارِ من
دشمنم باش و تبہ کن کارِ من
در مرا از بندگانت یافتی؟
قبلۂ من آستانت یافتی

در دل من آں محبت دیدۂ
کز جہاں آں راز را پوشیدہ
با من از روئے محبت کارکن
اند کے افشاءِ آں اسرار کن

یعنی اے بڑی قدرت والے اور زمین و آسمان کے خالق ۔ اے رحیم و مہربان اور راہ دکھانے والے اے وہ کہ تو دلوں پر نظر رکھتا ہے اور وہ کہ جس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ۔ اگر تو مجھ کو فسق اور شر سے معمور پاتا ہے اور اگر تو دیکھتا ہے کہ میں بد گہر ہوں تو مجھ بدکار کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈال اور میرے اغیار کے زمرے کو شاد کر دے ۔ ان پر رحمتوں کا ابر برسا دے اور انکی مراد اپنے فضل سے پوری کر دے اور میرے در و دیوار پر آگ برسا دے اور میرا دشمن ہو جا اور میرے تمام کاروبار تباہ کر دے ۔ اور اگر تو مجھے اپنے بندگانِ خاص میں سے پاتا ہے اور اپنے آستانہ کو میرا قبلہ پاتا ہے اور میرے دل میں اپنی وہ محبت دیکھتا ہے کہ جس کا راز سارے جہاں سے پوشیدہ ہے تو پھر مجھ سے محبت والا معاملہ کر اور ان اسرار کو تھوڑا سا ظاہر کر۔

یہ دعا جس وقت کی گئی تو اہل دل کی نظر میں اس وقت بھی یہ ایک ایسی دعا تھی جو جھوٹے کے مناسب حال نہیں ہو سکتی اور اب تو یہ پوری بھی ہو چکی ہے۔

آیت لَوْ تَقَوَّلَ کے مطابق اللہ تعالیٰ خود ہی آپ کو تباہ اور آپ کے سلسلہ کو منقطع کر دیتا ۔لیکن اگر اس نے ایسا نہیں کیا تھا تو پھر آپ نے جب اپنے مخالفوں سے کہا تھا کہ وہ آپکی ہلاکت کے واسطے بد دعا کر کے دیکھ لیں تو ان کی بد دعائیں ہی قبول کر کے آپ کو ہلاک کر دیتا اگر یہ بھی نہیں کیا تھا تو آپ نے جب خود اپنی ہلاکت کے لئے بد دعا کی تھی تو اس کے مطابق آپکو ہلاک کر دیتا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہلاک کرنے کی بجائے آپ کے دشمنوں کو ان کے تمام منصوبوں میں ناکام کیا جو انہوں نے آپکی تباہی کے لئے سوچے تھے ۔ اور آپکو ترقی دی ۔ اور مخلص جماعت عطا کی اور آپ کے سلسلہ کو دنیا کے کونوں تک پھیلا دیا اور جیسا کہ آپ سے وعدہ فرمایا تھا کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ اُس نے ایسا ہی کر دیا۔

اگر کوئی صدق و اخلاص اور بغیر تعصب کے آپکی تحریروں پر غور کرے اور آپکی صداقت کو ان معیاروں کے مطابق جو قرآن مجید میں دوسرے انبیاء کی صداقت کے متعلق بیان ہوئے ہیں پرکھنا چاہے تو آپکی صداقت بآسانی معلوم کرسکتا ہے۔ آپ کے توکل علی اللہ اور اس یقین کامل کو دیکھا جائے جو آپ کو الٰہی وعدوں پر تھا تو کبھی یہ خیال نہیں کیا جا سکتا کہ آپ نعوذ باللہ مفتری یا جھوٹے تھے۔ چنانچہ اوائل دعویٰ میں فرماتے ہیں:-

''یہ عاجز اگرچہ ایسے کامل دوستوں کے وجود سے خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہے لیکن باوجود اس کہ یہ بھی ایمان ہے کہ اگرچہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنا اپنا راہ لیں تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرہ سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذاء اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں فتح یاب ہوں گا۔ مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ میرے ساتھ ہے۔ میں ہرگز ضائع نہیں ہوسکتا۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں۔ اے نادانوں! اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پروا نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلے رہنے پر ناراض نہیں۔ خدا مجھے چھوڑ دے گا؟ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا؟ کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ۔ اور خدا اپنے بندے کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ ہوں اور وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند نہیں توڑ سکتی اور مجھے اس کی عزّت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے کوئی چیز پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو اور اس کا جلال چمکے۔'' (انوارالاسلام)

عزیز بھائیوں اور بہنو! تاریخ شاہد ہے کہ ایک مذہبی انسان کو اپنا دین اور عقیدہ دنیا کی سب چیزوں سے زیادہ عزیز ہوتا ہے۔ وہ اپنے مذہب کی خاطر اپنے جان اور اپنے مال کی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ پس جب کوئی مذہبی شخص اپنے مذہب کو دوسرے

کے سامنے پیش کرتا ہے تو دوسرے لفظوں میں وہ اس چیز کو پیش کرتا ہے جو اسے سب سے زیادہ عزیز ہوتی ہے۔ پس میں نے بھی آپ کے سامنے وہ چیز پیش کی ہے جو مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے ۔ امید ہے کہ آپ بھی اس سپرٹ میں میری معروضات کو دیکھیں گے۔ لیکن چونکہ ہدایت قبول کرنے کی توفیق پانا بھی اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ اس لئے آپ اللہ تعالیٰ سے نہایت گریہ وزاری اور تضرع و عاجزی کے ساتھ دعا کریں کہ اگر یہ سلسلہ اُسی کی طرف سے ہے تو وہ اپنے فضل سے اس میں داخل ہونے کی توفیق بخشے۔

اس لئے آپ اللہ تعالیٰ سے گداز ورقت، کرب وتڑپ کے ساتھ دعائیں بھی کریں اور خاص طور پر نماز میں **اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین** کو بار بار پڑھیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو ضرور اللہ تعالیٰ بانی سلسلہ احمدیہ کی صداقت معلوم کرنے میں آپ کی مدد فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

خاکسار

جلال الدین شمسؔ
ناظر اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ

(درمطبع ضیاء الاسلام ربوہ طبع شدہ)